بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۴ تبلیغ ۱۳۴۴ ہش ۔ یکم شوال ۱۳۸۴ھ ۔ ۴ فروری ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۳ فروری بوقت ۹½ بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو بے چینی کی تکلیف ہو گئی جو شام تک رہی اور رات گیارہ بجے تک نیند نہیں آئی۔ اس کے بعد دوائی دینے سے نیند آئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۳ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں عید الفطر کی نماز کل مورخہ ۴ فروری بروز جمعرات مسجد مبارک میں صبح ساڑھے آٹھ بجے (۸½ بجے) ادا کی جائے گی۔ احباب وقت مقررہ سے کچھ پہلے ہی مسجد میں پہنچ جائیں تاکہ بروقت نماز میں شامل ہو سکیں۔

۔۔ عید الفطر کی تقریب سعید کے موقعہ پر مورخہ ۴ اور ۵ فروری کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ان ایام میں پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ تعطیل کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ۶ فروری کو پرچہ شائع ہوگا جو ۷ فروری کا پرچہ ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

۔۔ ربوہ ۲ فروری۔ مکرم ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ ایس سی، پی ایچ ڈی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ مطلع فرماتے ہیں کہ:۔ سرگودھا ڈویژنل مباحثات گورنمنٹ کالج سرگودھا میں ہمارے کالج کے ایک طالب علم جمیل لطیف صاحب نے اردو مباحثہ میں اول انعام اور دوسرے طالب علم نسیم احمد سیفی صاحب نے انگریزی مباحثہ میں دوسرا انعام حاصل کیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے کالج اور سلسلہ کے لئے اس کامیابی کو خیر و برکت کا موجب بنائے آمین"

۔۔ "فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بینکوں میں بیکار پڑا ہے۔ وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"۔ ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

ناظر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن اور رسول کریمؐ سے سچی محبت رکھنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے

خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں

"میں پھر ہر ایک طالب حق کو یاد دلاتا ہوں کہ وہ دین حق کے نشان اور اسلام کی سچائی کے آسمانی گواہ جس سے ہمارے نابینا علماء بے خبر ہیں وہ مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔ مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں۔ میں ایک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رُو سے معجزہ ہے موسیٰؑ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰؑ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔

میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذاہب مُردے۔ ان کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں

اے نادانو! تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟ اور مُردار کھانے میں کیا لذت ہے؟ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے؟ اور کس قوم کے ساتھ ہے؟ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں کہ اس بات کو پرکھے پھر حق کو پاوے تو قبول کر لیوے۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۸، ۱۹)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ - فروری ۱۹۶۵ء

ہماری عید ---- اپنا سب کچھ فی سبیل اللہ قربان کرنا ہے

اللہ تعالیٰ کی عید تو ایک ہی ہے جو اس نے مومنوں کو عطا کی ہے لیکن انسانوں نے اسکے منانے کے بہت سے طریق اپنی اپنی طبیعت اور ذہنیت کے مطابق نکال لئے ہیں حقیقی طریق عید تو وہی ہے جو ایک سچا مومن اختیار کرتا ہے۔ یہ طریق ان لوگوں کا ہے جو رمضان کے روزے رکھتے ہیں جس دن عید کا چاند افقِ مغرب پر شام کو رونمائی کرتا ہے ان لوگوں کی عید شروع ہو جاتی ہے ان کے دل اس گھڑی سے شکرانہ کے جذبات سے بھرپور ہو جاتے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں ایک آسمانی روشنی جھلکنے لگتی ہے سارے مہینے کی عبادت کی روحانیت ان کے چہروں پر جلوہ فگن ہو جاتی ہے۔ مغرب کی نماز وہ ایک خاص تقدس کیساتھ ادا کرتے ہیں اور ماہ مبارک کے بخیر و خوبی سر انجام پانے پر دعائیں ان کی زبان سے نکلنے لگتی ہیں۔ ان کے گھر ایک مقدس خوشی اور ایک پُر سرور تقدس سے معمور نظر آنے لگتے ہیں جیسے کوئی فرشتہ ان کے کانوں میں یہ گیت گا رہا ہو کہ ؏

ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت

اس گھر میں بچے بوڑھے جوان مرد اور عورتیں ایک رنگ سے رنگین ہوتے ہیں۔ وہ خوشی خوشی عشا کا کھانا کھاتے ہیں عشاء کی نماز شکرانہ کے جذبات بھرے دل سے ادا کرتے ہیں اور پھر صبح عید کی امانت دل میں رکھ کر سو جاتے ہیں۔ ایک مہینہ کی مشق نے ان کو سحری کی بیداری کا عادی بنا دیا ہوتا ہے اس لئے سحر کا وقت ہوتے ہی اس سال میں آخری دفعہ تمام گھر ایک آخری بار گونج اٹھتا ہے بچے بھی جاگ پڑتے ہیں اور وہی سحری والی چہل پہل شروع ہو جاتی ہے۔ سحری کی طرح کھانا تیار ہوتا ہے۔ اس دفعہ اکثر سویاں تیار کی جاتی ہیں۔ صبح کی نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ جوں جوں روشنی بڑھتی ہے توں توں رونق دوبالا ہوتی چلی جاتی ہے۔

سب افراد اپنی اپنی حیثیت کے مطابق نہا دھو کر صاف کپڑے پہنتے ہیں۔ خوشبوئیں لگاتے ہیں اور مرد تکبیریں پڑھتے ہوئے عیدگاہ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔

اگر پہلے ادا نہیں کیا تو اب فطرانہ اور عید فنڈ ادا کرتے ہیں اور قطاروں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتے ہیں۔ نماز کے بعد امام کا خطبہ سنتے ہیں اس کے بعد اپنے دوستوں سے عید ملتے ہیں۔ گھر واپس آتے ہیں۔ کھانے پکتے ہیں۔ مل مل کر کھائے جاتے ہیں۔ بچوں کو عیدیاں دی جاتی ہیں یا دوستوں اور عزیزوں کے گھروں میں حصے بھجوائے جاتے ہیں۔ آنیوالے دوستوں کی خاطر مدارات کی جاتی ہیں خود بھی یار دوستوں کے گھروں میں عید مبارک کہنے کے لئے جاتے ہیں۔ الغرض اس جوش و خروش سے تمام دن گزر جاتا ہے۔

یہ تو ہے ایک مومن کی عید وہ عید جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کی ہے لیکن جس طرح بعض لوگوں نے انگور اور دوسرے پھلوں جیسی پاکیزہ چیزوں سے شراب نکال لی ہے اور عیاشی کے سامان پیدا کر لئے ہیں اسی طرح بعض کیا اب تو کہنا چاہئے بہتوں نے بھی عید کے دن کو یہ سمجھ لیا ہے کہ اس دن گویا جرائم کی کھلی چھٹی مل گئی ہے سب سے پہلے تو یہ دیکھئے آپ تکبیریں پڑھتے ہوئے عیدگاہ کو جا رہے ہیں ایک ٹانگا سامنے سے نگمٹ چلا آرہا ہے۔ رنگین لباسوں میں ملبوس نوجوان ٹانگے پر سوار ہیں اور فحش گیت گائے چلے جاتے ہیں۔ عید جو ہوئی۔ خیر یہ لوگ تو قابلِ معافی ہیں ان بچاروں کو دین کی سدھ بدھ ہی نہیں۔ نہ انہوں نے کبھی روزہ کو جانا اور نہ تراویح کو پہچانا ہے۔ نماز کے کبھی نزدیک گئے ہی نہیں تو تہجد کیسی اور نماز عید کیا۔ بس آج ان کے لئے مادر پدر آزادی کا دن ہے۔ ان کے لئے جلوت و خلوت آج یکساں ہو گیا ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ عید کو گناہ کھلم کھلا کیا جا سکتا ہے۔ اس روز پولیس بھی انہیں کچھ نہیں کہہ سکتی اور ہے بھی یہی بات۔ کوئی ممنوعہ بات نہیں جو وہ آج نہیں کر سکتے۔ عید کے لئے پیسے اسی لئے تو سنبھال رکھے گئے ہیں۔ ٹانگے ہوں گے۔ سیریں ہوں گی اور رخدا جانے کیا کچھ ہوگا۔ ان کے بعد ان لوگوں کا نمبر آتا ہے جن کا تصورِ عید تو وہی ہوتا ہے جو ان کا مگر دولتمندی کی وجہ سے ذرائع میں فرق ہوتا ہے۔ یہ لوگ ٹانگوں کی بجائے کاریں استعمال کرتے ہیں۔ کام وہی کرتے ہیں جو ٹانگوں والے مگر ذرا تہذیب کے ساتھ۔ یہ دونوں گروہ سینما بھی ضرور دیکھتے ہیں بعض تو سارا سارا دن سینماؤں میں گزار دیتے ہیں اس طرح ان کی عید خواب و خیال میں گزر جاتی ہے ان سے اتر کر پھر ایک گروہ اور عام گروہ یہی ہے ان لوگوں پر مشتمل ہے جو عید کے معنی صرف دعوتیں اڑانا اور پارٹیاں منعقد کرنا سمجھتا ہے۔ یہ لوگ عید بالکل کرسمس کی طرح مناتے ہیں سوا اسکے ان میں سے شاید نماز عید کوئی نہیں پڑتا مگر ایک جماعت ایسی ہے جو نماز عید پڑھ لیتی ہے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ انہوں نے کبھی عید کی نماز بھی نہیں پڑھی۔ اس جماعت میں اکثر شریف الطبع لوگ شامل ہیں جو اگرچہ اللہ تعالیٰ کی عید کا حق نہیں ادا کرتے مگر اس کا شیطانی استعمال بھی نہیں کرتے۔ بس ایک ہنگامہ مسرت کے قایل ہوتے ہیں۔

عید منانے کی اور بھی بہت سی قسمیں ہیں مگر یہاں سب کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں۔ چوروں کی۔ لٹیروں کی۔ گنڈ کپوں کی تو خیر جدا بات ہے بہتوں کے لئے عید کمائی کا ایک ذریعہ ہوتی ہے خیر یہ تو پیشہ کی بات ہے مگر بعض دینی قسم کے لوگ بھی عید کو ذریعہ آمدنی ہی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ پنجابی میں کہتے ہیں عیداں تے شبراتاں آئیاں ملاں ٹیڈ و دہائے۔ یعنی جب عیدیں اور شبراتیں آتی ہیں تو ملاؤں کے پیٹ بڑھ جاتے ہیں۔

ہم نے اوپر مختصراً ان مختلف طریقوں کا ذکر کیا ہے جو مسلمانوں کے مختلف ذہنیتوں کے طبقے مناتے ہیں۔ ان میں سے پہلا طریقہ ہی ٹھیٹھ اسلامی طریقہ ہے اور اسلامی معاشرہ کا صحت مند جزو ہے۔ اسی کا نام ہم اسلامی ثقافت بھی رکھ سکتے ہیں۔ باقی تمام طریقے غیر اسلامی ہیں جو اسلامی پاکیزگی اور تقدس سے بالکل محروم ہیں۔ اسلام صحت مند مسرت اندوزی سے منع نہیں کرتا مگر یہ کسی طرح بھی فواحش کی ٹھیس نہیں ہونی چاہئیے۔ ہر مسلمان کے لئے عید منانے کا پہلا طریقہ ہی جائز ہے باقی ٹکسال باہر ہیں۔

جہاں تک عید منانے کے طریقوں کا تعلق ہے ایک احمدی کو پہلے طریقہ کا جیتا جاگتا نمونہ ہونا چاہیئے۔ مگر چونکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانہ میں تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا ہے ہمارا یہ موقف ہم سے صرف یہ تقاضا نہیں کرتا کہ ہم مومنانہ طریقہ کا نمونہ بن جائیں بلکہ اس سے بڑھ کر ہمارا فرض ہے کہ ہمارے عید کے منانے میں وہی روح بھری ہوئی ہو جو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رض کا طرۂ امتیاز ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"اگر تم حقیقی عید دیکھنا چاہتے ہو تو اس کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ سچی قربانیاں کرو۔ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت اس کے کلمہ کے اعلاء کے لئے اس کی طرف سے جو صداقت آئی ہے اس کے پھیلانے کے لئے اپنی جان، اپنے مال، اپنے اوقات، اپنے علوم، اپنے خیالات، اپنی امنگوں۔ اپنے رشتہ داروں، اپنے قریبیوں۔ اپنے نفوس کو قربان کرنا چاہیئے کیونکہ بغیر قربانی کے کوئی عید نہیں اور جتنی بڑی قربانی ہو اتنی ہی بڑی عید ہوتی ہے۔" (الفضل ۵ مئی ۱۹۲۶ء)

سَو بات کی یہ بات ہے پیرِ مغاں کی بات

سَو بات کی یہ بات ہے پیرِ مغاں کی بات
میخانہ میں نہ چاہیئے سود و زیاں کی بات

آئیں پسند ہو گئے ہیں اہلِ لغی و زیغ
کچھ مان ہی گئے ہیں مسیحِ زماں کی بات

جب میرِ کارواں نہیں تو کارواں ہے کیا
محض اک ہجوم ہے نہ کرو کارواں کی بات

انا لحافظون ہے وعدۂ خدا
احیائے دیں میں چلتی نہیں این و آں کی بات

تنویر ہے مسرّتِ عید الفطر یہی
سارے جہاں پہ چلنے لگے آسماں کی بات

جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقعہ پر

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا احمدی خواتین سے اہم خطاب

لجنہ اماء اللہ کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ہم پر ایک عظیم الشان احسان ہے

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے سلسلے میں احمدی مستورات کے اہم فرائض

قسط نمبر ۳

ارشاد و اصلاح

لجنہ اماء اللہ کا ایک اور شعبہ ارشاد و اصلاح کا ہے یعنی غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو حقیقی اسلام کا پیغام پہونچانا مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جہاں تعلیم کے میدان میں اور مالی قربانی کے میدان میں ہماری عورتیں بہت آگے نکل گئی ہیں وہاں تبلیغ کے میدان میں ابھی مردوں سے بہت پیچھے ہیں۔ مرد عورتوں کو تبلیغ نہیں کر سکتے۔ عورتوں میں اگر تبلیغ پھیلے گی تو عورتوں ہی کے ذریعہ سے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عورتوں کے ایک جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"تم پر بھی تبلیغ اسی طرح فرض ہے۔ جس طرح مردوں پر فرض ہے۔ اگر تم دینی کاموں میں مردوں کے ساتھ ساتھ نہ چلو گی۔ تو تم جماعت کا مفید جزو نہیں۔ بلکہ پھوڑے کی طرح ہوگی۔ جو انسان کو اس کے فرائض سرانجام دینے سے روکتا ہے..... پس تم سستیوں اور غفلتوں کو ترک کرو۔ اور اپنے آپ کو احمدیت کے لئے ایک مفید جزو بناؤ۔ اور تم کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ یا تو ہم احمدیت قائم کر دیں گی یا مر جائیں گی۔ جب تک تم یہ عزم نہیں کرو گی۔ اس وقت تک تم احمدیت کے لئے مفید وجود ثابت نہیں ہو سکتیں۔ تم پر جو ذمہ واریاں ہیں ان کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک کامیاب خادم کی حیثیت سے کھڑی ہو سکو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے اندر ایک عظیم الشان تبدیلی پیدا کرو۔ جس کو تم بھی اور تمہارے ہمسایہ بھی اور باقی دنیا بھی محسوس کرے کہ اب تم میں ایک نئی روح پھونکی گئی ہے۔ تم خود بھی دین سیکھو اور اپنی اولادوں کو بھی سکھاؤ۔ اگر تم خود دین نہ سیکھو گی۔ تو دوسری عورتوں کو کس طرح تبلیغ کرو گی۔ تمہیں تبلیغ کا اس قدر شوق ہونا چاہیئے کہ اگر تمہیں ایک مکان میں رہتے رہتے ایک دو سال گزر جائیں اور تمہاری تبلیغ وہاں مؤثر ثابت نہ ہو۔ تو تمہیں چاہیئے کہ اپنے بھائی یا اپنے خاوند سے کہو۔ کہ اب کسی اور محلہ میں مکان لو۔ تاکہ ہم کسی دوسری جگہ چل کر احمدیت کو پھیلائیں۔"

پس میری بہنو! اپنے آقا کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اوقات کو تبلیغ میں صرف کرو۔ دنیا صداقت کی پیاسی ہے کیا آپ برداشت کر سکتی ہیں کہ کوئی پیاسا مر رہا ہو۔ اور اسے پانی نہ دیا جائے بالکل یہی حال روحانیت کا ہے۔ دنیا پیاس سے تڑپ رہی ہے۔ اب اس کو اسلامی چشمہ کا ٹھنڈا اور میٹھا پانی پلانا آپ کا فرض ہے

دستکاری

ان اہم شعبوں کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کے شعبہ دستکاری کی نگرانی میں نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ میں جاری ہے۔ جہاں مستورات کو دستکاری سکھائی جاتی ہے۔ کراچی میں ایک انڈسٹریل ہوم جاری ہے۔ جس کے ذریعہ سینکڑوں عورتیں کام حاصل کر کے اپنا گزارہ کر رہی ہیں۔ اسی طرح ربوہ میں بھی دستکاری کا کام بڑے وسیع پیمانہ پر ہو رہا ہے۔ راولپنڈی نے بھی شروع کر دیا ہے۔ یہ بھی غریبوں کی امداد اور بے کاروں کی بے کاری دور کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ہر سال جلسہ کے موقعہ پر ایک نمائش لگائی جاتی ہے۔ اس میں سب لجنات دستکاری کی اشیاء بھجواتی ہیں مگر افسوس ہے کہ جلسہ سالانہ کے بعد جو ٹکٹوں کا حساب ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین کا سواں حصہ بھی نمائش نہیں دیکھتا۔ بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی لجنہ کے ہر کام میں دلچسپی لیں۔ خود نمائش دیکھا کریں اور دوسروں کو دیکھنے کی تلقین کریں۔

مصباح

اسی طرح ہماری لجنہ کا ایک رسالہ ہے جس کا نام مصباح ہے۔ لیکن ابھی تک یہ رسالہ اس معیار تک نہیں پہنچ سکا۔ جہاں تک اتنے عرصہ میں اسے پہونچ جانا چاہیئے تھا ایک طرف تو ہماری بہنوں کو اس کا معیار بلند کرنا چاہیئے۔ اس وقت جماعت میں کثرت سے اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین موجود ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ وہ اچھے سے اچھے مضامین لکھ کر مصباح کے لئے نہ بھجوائیں۔ دوسری طرف خریداری کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے۔ اتنی وسیع جماعت میں ابھی اس رسالہ کی خریداری دو ہزار بھی نہیں ہو سکی۔ پس میں اپنی بہنوں کو توجہ دلاتی ہوں کہ آپ کا ایک ہی رسالہ ہے۔ جس سے تمام مرکزی تحریکات کا آپ کو علم ہوتا ہے۔ اس کی طرف توجہ دیجئے۔ اور اس کو ایک کامیاب رسالہ بنایئے غیر احمدی مستورات کو پڑھنے کے لئے دیں اور اسے ذریعہ تبلیغ بنائیں۔

مال

ہمارا آخری شعبہ مال کا ہے۔ مالی قربانیوں میں جو نمونہ احمدی مستورات نے دکھایا ہے۔ اس کی نظیر دنیا کی کسی قوم کی عورتیں پیش نہیں کر سکتیں۔ ایک غریب جماعت کی عورتوں نے صرف اپنے چندوں سے لنڈن میں مسجد بنوائی۔ جرمن زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ ان کے پیسے سے ہوا۔ ہیگ میں مسجد بنوائی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دفتر انہوں نے خود چندہ اکٹھا کر کے بنوایا۔ سکنڈے نیوین مشن کے لئے حضور نے جو رقم ان کے ذمہ لگائی اس سے بڑھ کر ادا کیا۔ اس کے علاوہ ہر لازمی چندے میں تحریک جدید میں مساجد کی تعمیر میں عورتیں ذوق و شوق سے حصہ لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ کے کاموں پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے کے بعد میں عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامیاب خلافت پر پچاس سال پورے ہو گئے ہیں۔ اور جماعت کے قیام پر ۷۵ سال۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود کو رحمت اور قربت اور فضل کا نشان قرار دیا ہے۔ اسلام کی ترقی کو آپ کے وجود کے ساتھ وابستہ کیا ہے

ڈنمارک میں مسجد بنوانے کی تحریک

زمین و آسمان گواہ ہیں کہ کن نامساعد حالات میں آپ خلیفہ ہوئے جماعت اس وقت بالکل کمزور تھی لیکن آپ کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے جو عظیم الشان ترقی کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم یعنی جتنا بھی تم میرا شکر ادا کرو گے میں تم پر اور بھی زیادہ انعامات کروں گا

اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پچاس سالہ دور خلافت کے اختتام پر جماعت کے مرد بھی خوش ہیں۔ عورتیں اور بچے بھی۔ لیکن ظاہری خوشی کا اظہار یا دنیاوی رنگ میں اس کو منانا ایک قسم کی رسم بن جاتا ہے۔ کیوں نہ ہم اس رنگ میں اپنی خوشی کا اظہار کریں جو اشاعت اسلام کے لئے فائدہ مند ہو۔ اور جس سے روحیں حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں میں آپ کے سامنے یہ تجویز پیش کرتی ہوں۔ کہ اس خوشی کے اظہار کے طور پر جہاں ہم اپنے آقا کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔ وہاں تمام احمدی مستورات چندہ جمع کر کے یورپ کے کسی ایک شہر میں ایک اور مسجد شکرانے کے طور پر تعمیر کروائیں۔ اس کے لئے میں ڈنمارک کا تجویز کرتی ہوں۔ جس کے دارالخلافہ کوپن ہیگن میں مسجد بنوائی جائے گی۔

ڈنمارک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی مخلص جماعت پیدا ہو چکی ہے وہاں مسجد کے لئے زمین بھی خریدی جا چکی ہے۔ اب تعمیر مسجد کے لئے دو لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ جس کا جمع کرنا ایک زندہ جماعت کی

خواتین کے لئے بالکل مشکل نہیں ــ جو بہن ۳۰۰/- روپے یا اس سے زیادہ ادا کریگی اس کا نام مسجد پر کندہ کروایا جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ بہنیں اس مسجد کے لئے دل کھول کر چندہ دیں گی اور پہلے سے بھی زیادہ قربانیوں کا مظاہرہ کریں گی ــ

ابھی تو یہ تیسری مسجد ہم بنوا رہی ہیں۔ ہمیں تو اس وقت چین آنا چاہیئے جب یورپ اور امریکہ کے کونے کونے سے اللہ اکبر کی آواز بلند ہو جائے اور وہاں کے رہنے والے دن میں کئی بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔

اس وقت اسلام کو ضرورت ہے کہ ہم اپنے خون سے اس کی آبیاری کریں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے قربانیاں مانگتا ہے اور ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

پس میری بہنو! اٹھو اپنے اخراجات کم کرو اور اپنی ضروریات پر دین کی ضرورت کو مقدم کرو اور اپنے خرچوں میں سے رقم بچاؤ اور مسجد کے لئے دو تا جلد از جلد سارے یورپ میں مساجد تعمیر ہو جائیں اور پانچ وقت وہاں سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہو ــ آج آپ تنگیاں برداشت کریں گی مگر آنے والی نسلیں آپ پر محبت اور عقیدت کے پھول نچھاور کریں گی۔ اور وہ حسرت سے کہا کریں گی۔ کاش ہم بھی اس وقت زندہ ہوتے ــ کاش ان مساجد کی تعمیر میں ہمارا بھی کچھ حصہ ہوتا۔ مگر تب ان قربانیوں کی ضرورت نہ ہوگی ــ آپ کی انہی قربانیوں کے نتیجہ میں آئندہ اسلام کی تاریخ لکھنے والا اپنی تاریخ مکمل نہیں کر سکے گا جب تک وہ آپ کو خراجِ تحسین ادا نہ کرلے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنیکی توفیق دے۔ آمین۔

(رپورٹر۔ امۃ المالک آف راولپنڈی)

تلاشِ گمشدہ

"ایک لڑکا بنام غلام علی عمر ۱۴/۱۵ سال یکم جنوری ۶۵ء سے بعد نماز جمعہ لاڑکانہ سے غائب ہے۔ تا حال باوجود تلاش کے کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ اگر کسی دوست کو اس بچے کے بارے میں کوئی علم ہو تو وہ مکرم محمد خاں صاحب معرفت محمد یوسف محمد صادق آڑھتیان غلہ منڈی لاڑکانہ سابق سندھ یا نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔"

(ناظر امور عامہ)

کیپٹن عطاء اللہ ظہور احمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم میاں محمد عبدالقیوم صاحب کوئٹہ

میرے بہنوئی مکرم کیپٹن عطاء اللہ ظہور احمد صاحب مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۶۴ء (بوقت گیارہ بجے دن) ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ ۱۱ نومبر کو ربوہ لایا گیا اور اسی دن بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ حضور کے ارشاد کے مطابق محترم مرزا ناصر احمد صاحب نے پڑھائی اہل ربوہ کی کثیر تعداد نماز جنازہ میں شامل ہوئی۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے سلسلہ کی کتب کا گہرا مطالعہ رکھتے تھے۔ ان کی لائبریری میں قریباً ڈیڑھ ہزار کتب موجود تھیں۔ جلسہ سالانہ پر باقاعدگی سے جاتے اور باوجود خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہرے روابط ہونے کے اپنی جماعت راولپنڈی کیساتھ ہی قیام فرماتے تا کہ زیادہ سے زیادہ دوستوں سے ملنے کا موقع ملے۔ آپ بہت ہی ملنسار، غریب پرور اور نظام جماعت کی مثالی طور پر پابندی کرنیوالے تھے مقامی جماعت کے عہدیداروں اور مرکز سلسلہ کے نمائندوں کی بہت تعظیم کرتے۔ اور اس معاملہ میں ذاتی اختلافِ رائے کو کبھی حائل نہ ہونے دیتے۔ آپ کے احباب کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ بذلہ سنج طبیعت پائی تھی۔ جس مجلس میں بیٹھتے تھوڑی ہی دیر میں آپ اپنے مخصوص انداز سے محفل کو کشتِ زعفران بنا دیتے۔

سلسلہ احمدیہ کے جاں نثار خادم تھے جب بھی جماعت پر آزمائش کا وقت آیا اور جماعت نے ان کے سپرد کوئی خدمت کی تو انہوں نے بڑی خندہ پیشانی اور بڑے استقلال کے ساتھ اس خدمت کو نبھایا۔

پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد بزرگوار دوالمیال کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے اور جماعت احمدیہ دوالمیال کی بنیاد رکھنے والوں میں سے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان سے ایک ایسی خدمت لی جس پر سبھی رشک کرتے ہیں۔ اسی خدمت کی وجہ سے خاندان مسیح پاک کے دل میں جگہ پائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے ان کے گہرے ذاتی مراسم تھے۔ یہ خدمت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور آپکے خاندان کو ۱۹۴۷ء کے پُر آشوب ایام میں قادیان سے لاہور منتقل کرنے کی خدمت ہے۔ آپ کو ۱۹۴۷ء کے مخدوش حالات میں اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ لاہور سے گاڑیوں کا بندوبست کر کے ایسے وقت میں قادیان پہنچے جبکہ ظاہری طور پر تمام امیدیں منقطع ہو چکی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرحوم کی اس خدمت کا اپنے ایک خطبہ میں بھی ذکر فرمایا۔

"قادیان سے ہجرت میں کیپٹن عطاء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے چُنا اور ربوہ کی آبادکاری کے لئے نواب محمد الدین صاحب (مرحوم) سے خدمت لی۔"

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

میری بڑی ہمشیرہ سے ان کا نکاح ۳۱ جولائی ۱۹۶۰ء کو ہوا۔ اس وقت سے ان کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ان کے ہمارے خاندان سے گہرے اور محبت کے تعلقات استوار ہو گئے۔ انتہائی متوکل انسان تھے۔ اپنے کاموں میں ذاتی کوشش کے ساتھ ساتھ دعاؤں پر بہت زور دیتے اور فرماتے:۔

"کامیابی تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہوتی ہے۔ ہماری کوشش تو بہولگا کر شہیدوں میں شامل ہونے والی بات ہے۔ لہٰذا ہر وقت خدا تعالےٰ سے نصرت طلب کرنی چاہیئے!"

مرحوم کی عام صحت اچھی تھی مگر دل کی تکلیف میں مبتلا تھے اور بعض اوقات دل کا دورہ بھی پڑتا تھا۔ ۱۹۶۳ء میں ان کے بڑے بھائی میجر جنرل نذیر احمد صاحب کی ناگہانی وفات کے بعد ان کی قلب کی تکلیف میں اضافہ ہوتا گیا۔ فرماتے تھے:۔

"یہ ہماری خاندانی بیماری ہے والد صاحب بھی اسی بیماری سے فوت ہوئے۔ اور بھائی کی وفات بھی اسی بیماری سے ہوئی۔ چھوٹے بھائی کرنل بشیر صاحب بھی اسی مرض میں مبتلا ہیں۔ میرے لئے بھی یہ بیماری جان لیوا ثابت ہوگی!"

وفات سے قریباً ایک ماہ قبل ہولی فیملی ہسپتال میں داخل ہوئے اور قریباً دو ہفتہ بعد صحت یاب ہو کر گھر آ گئے۔ اسی عرصہ میں ان کی بیگم فرش سے پھسل کر گر پڑیں اور بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ چنانچہ ان کو بھی ہسپتال داخل کرانا پڑا۔ ان کے بازو پر پلستر لگوا کر ابھی گھر لائے ہی تھے کہ مرحوم کو پھر قے اور شدید بخار کی شکایت ہو گئی۔ دوبارہ ان کو ملٹری ہسپتال داخل کروا دیا گیا۔ باوجود ڈاکٹروں کی پوری کوشش کے تکلیف بڑھتی گئی اور ساتھ ہی دل کی تکلیف بھی عود کر آئی بالآخر اسی مرض سے قریباً ۵۶ سال کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ناصر احمد (جو آجکل ہالینڈ میں ہے) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک لڑکی شادی شدہ ہے سب سے چھوٹی لڑکی کی عمر قریباً ۹ سال ہے۔

احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ نیز دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ ان کی مشکلات کو دور فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار محمد عبدالقیوم (ابن میاں محمد عالم صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی) آف راولپنڈی حال کوئٹہ

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

اس امر کی تصدیق میں کہ تحریک جدید الٰہی تحریک ہے ہزارہا نشانات ظاہر ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ان نشانات میں سے رویاء صالحہ کا بھی ایک سلسلہ ہے حال ہی میں ایک دوست مکرم مقصود احمد صاحب قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ نے ایک رویاء کی بناء پر اپنا وعدہ ۱۵۰/- روپیہ سے بڑھا کر مبلغ یکصد چوراسی ۱۸۴/- روپے کا منی آرڈر بھجوایا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں خدائی آواز پر لبیک کہنے کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق ہر فرد جماعت کو اس الٰہی تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل)

مجددینِ کرام مولانا ابوالکلام آزاد کی نظر میں

(از مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ مسلم مشن رنگون، برما)

الفضل ۶۔ نومبر ۶۴ء میں محترم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم کے ذکرِ خیر کے سلسلے میں مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کا ذکر بھی آگیا ہے۔ میرے لئے مولانا ابوالکلام آزاد کا یہ کہنا اور شائع کرانا کہ "ہم نہیں جانتے مجدد کیا بلا ہوتی ہے" نہایت تعجب کا باعث ہوا کیونکہ ان جیسی صاحبِ علم ہستی سے اس کی توقع نہ تھی۔ ان کی کتاب "تذکرہ" میں نے پڑھی ہوئی ہے اور ان کے پہلے خیالات درباره مجددین میں نے جماعت کے رسالہ "البشریٰ" میں یہاں شائع بھی کئے ہیں۔ ان حوالجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے وہ بڑی شدّ و مد سے مجددین کی آمد کے قائل تھے۔ خاکسار چند حوالجات اختصاراً درج ذیل کرتا ہے کہ شاید کسی سعید روح کے لئے مفید ثابت ہو۔ آمین۔

احادیث نبویؐ کی روشنی میں موجودہ زمانہ کے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے مولانا آزاد لکھتے ہیں۔ "ان ساری باتوں میں سے ایک ایک بات پوری ہو چکی۔ بدء الاسلام غریبًا و سیعود کما بداء" کا دورِ غربت کب کا شروع ہو چکا جس کا حال اس حدیث کی شرح میں پڑھ چکے ہو۔ اب انتظار کرنے والوں کے لئے بجز انتظارِ غفلت کے اور کچھ باقی نہ رہا۔

یہودیوں کی مغضوبیت۔ نصاریٰ کی ضلالت مشرکین کی بت پرستی۔ ائمۂ مضلین کی کثرت دجاجلۂ فتن و دعاتِ بدعت کا اعاطہ۔ اقتدار بغیر سنت۔ اعجاب کل ذی رائ برایہ۔ اتباع اھوی الانبیاء۔ تفرق و تمذہب مثل یہود اور غلو واطراء مثل نصاریٰ۔ فتنۂ شبہاتِ یونان اور فتنۂ شہوات عجم۔ فتنۂ تماثیل عبدۃ الاصنام اور فتنۂ قبور عاکفین کنائس ان میں سے کوئی نحوست اور بلا کی ایسی نہیں ہے جو مسلمانوں پر نہ چھا چکی ہو اور کوئی گمراہی نہیں جو اپنے کامل سے کامل اور شدید سے شدید درجہ تک اس امت میں بھی نہ پھیل چکی ہو۔ اہلِ کتاب نے گمراہی کے جتنے قدم اٹھائے تھے گن گن کر مسلمانوں نے وہ سب اٹھائے۔ حتیٰ کہ "لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ" کا وقت بھی گزر چکا اور آج ہم اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ وہ وقت بھی کب کا گزر چکا کہ "یلحق قبائل من امتی بالمشرکین" اور "حتی تعبد من امتی الاوثان" اور "حتی تعبد اللات والعزیٰ"

ہماری جانیں اور ہماری روحیں اس صادق و مصدوق پر قربان کہ واقعی سچ مچ مسلمان مشرکوں سے ملحق ہوگئے اور دینِ توحید کا دعوی کرنے والوں نے بت پرستی کی ساری ادائیں اور چالیں اختیار کر لیں اور جس لات و عزیٰ کی پوجا سے دنیا کو نجات دلائی گئی تھی اس کی پوجا پھر سے شروع ہو گئی۔ "عدتم من حیث بدأتم" ہم اپنی آنکھوں سے ان فتنوں کو کہ "کقطع اللیل المظلم" تھے دیکھ رہے ہیں۔ فی الحقیقت ایسا ہی ہو رہا ہے کہ رات کو ایک انسان ایمان لے کر سوتا ہے اور صبح نہیں ہوتی کہ ایمان کھو چکتا ہے "یبیع دینہ بعرض من الدنیا" (دنیا کے لئے دین بیچ دیتا ہے) حضرت حذیفہؓ نے ان فتنوں کا حال کہا تھا کہ "کالحصیر عودًا عودًا" مسلمانوں کے دلوں کیلئے فتنوں کی ایسی بھرمار ہو گی جیسے چٹائی بنتے وقت ریشے پے درپے آتے ہیں۔ سو ان فتنوں کی بارش بھی ہر طرف ہو چکی اور ہو رہی ہے۔ وہ وقت بھی گزر چکا جب مومنوں کو کہنا تھا کہ "ھذہ مہلکتی" اب تو وہ فتنہ درپیش ہے جس کے سامنے تمام فتنے مات ہو گئے۔ "فیقول المؤمن ھذہ۔ ھذہ!" کا عالم ہو رہا ہے۔ وہ بھی تو کب کا ہو چکا کہ "تتداعی علیکم تتداعی الاکلۃ الی قصعتھا" دنیا کی ساری قومیں اکٹھی ہو کر تم پر چڑھ دوڑیں گی اور تم کو ہلاک کرنے کے لئے باہم ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے بھوکے کھانے کی قاب پر ایک دوسرے کو دعوت دیں تو کیا یہ پکار اب تک بلند نہیں ہوئی؟ اور کیا ایک قوم نے دوسری قوم کو بلانے کے لئے ٹھیک ٹھیک اسی طرح نہیں بلایا جس طرح بھوکے گدھ لاش دیکھ کر شور مچاتے ہیں؟ ہماری ہزار جانیں اور لاکھوں روحیں اس زبانِ حق پر قربان جس نے فرمایا تھا "بل انتم یومئذٍ کثیر" تم اس وقت تعداد میں کم نہیں ہو گے لیکن "لیقذفن فی قلوبکم الوھن" تمہارے دلوں میں "وھن" پیدا ہو جائے گا اس لئے کوڑے کرکٹ کی طرح بہہ جاؤ گے۔ پھر "وھن" کے معنی بتلائے۔ "حب الدنیا وکراھیۃ الموت ..."

پھر کس قدر عقل سے کورے اور بصیرت سے محروم ہیں وہ بندگانِ غفلت جو ان روایتوں کو پڑھ کر سمجھتے ہیں کہ یہ کسی ایسے آنے والے زمانہ کی نسبت ہیں جو قیامت سے چند برس پہلے دنیا پر آئے گا اور ابھی اس کی آمد کا ہم کو صدیوں انتظار کرنا چاہیئے!"

(تذکرہ صفحہ ۲۶۲ تا ۲۶۶)

مولانا مجددینِ کرام کی شان و عظمت کا ذکر بدیں الفاظ کرتے ہیں:-

"از آنجملہ سب سے اعلیٰ و اکمل طبقہ ان اخص الخواص نفوسِ مزکی کا ہے جن کو قائدِ توفیقِ الٰہی و سائقِ فیضانِ ربانی عزائمِ امور کے لئے چن لیتا ہے کہ دان لمن العزم الامور" اور جن کا نورِ علم و عمل مشکوٰۃِ نبوتؐ سے ماخوذ اور جن کا قدم طریقِ منہاجِ نبوت پر واقع ہوتا ہے۔ انہی افرادِ خاصہ کو حدیثِ بخاری میں محدّث (بالفتح) کے لفظ سے تعبیر فرمایا اور یہی مورد و مصداق حدیثِ مجدد کے ہیں جو مختلف طرق سے مروی اور اس لئے بلحاظِ صحتِ متن اس کی صحت میں کلام نہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کا وجود فی الحقیقت نظامِ حق و ہدایت کا مقوم و منظم ہے۔ اور انبیاءِ کرام کی اصلی وراثتِ الٰہی میں منتقل ہوتی ہے۔" (تذکرہ ص۹۳)

اسی کتاب کے ص۲۴۸ پر مجدد کو مولانا نے وقت کا عازم اور فاتح قرار دیا ہے اور اس کی علو ہمتی اور اپنے منجانب اللہ دعاوی پر ایمان اور نصرتِ الٰہی پر یقین ایک خاص رنگ میں بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں:-

"بڑوں بڑوں کا عذر یہ ہوتا ہے کہ وقت ساتھ نہیں دیتا اور سر و سامان و اسباب کار فراہم نہیں۔ لیکن وقت کا عازم و فاتح اٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر وقت ساتھ نہیں دیتا تو میں اس کو ساتھ لوں گا اگر سر و سامان نہیں تو اپنے ہاتھوں سے تیار کر لوں گا۔ اگر زمین موافق نہیں تو آسمان کو اترنا چاہیئے۔ اگر آدمی نہیں ملتے تو فرشتوں کو ساتھ دینا چاہیئے۔ اگر انسانوں کی زبانیں گونگی ہو گئی ہیں تو پتھروں کو چیخنا چاہیئے۔ اگر ساتھ چلنے والے نہیں تو کیا مضائقہ! درختوں کو دوڑنا چاہیئے۔ اگر دشمن بے شمار ہیں تو آسمان کی بجلیوں کی بھی کوئی گنتی نہیں اگر رکاوٹیں اور مشکلیں بہت ہیں تو پہاڑوں اور طوفانوں کو کیا ہو گیا کہ راہ صاف نہیں کرتے۔ وہ زمانہ کا مخلوق نہیں ہوتا کہ زمانہ اس سے چاکری کرائے ...

وہ دنیا پر اس لئے نظر نہیں ڈالتا کہ کیا گیا ہے جس سے دامن بھر لوں۔ وہ یہ دیکھنے کے لئے آتا ہے کہ کیا کیا نہیں ہے جس کو پورا کر دوں۔ اس کا مایۂ ضمیر بخشش و نوال ہے طلب و سوال نہیں ..... ستاروں سے تمام فضاءِ سماوی بھری پڑی ہے مگر مدار سیارے ہمیشہ طلوع نہیں ہوتے۔ یہی حال اصحابِ عزائم کا ہے وہ کائناتِ ہستی کا ایک بالکل الگ گوشہ ہے اور وہاں کے احکام و قوانین کو دنیا کے اعمالِ عادیہ پر قیاس کرنا غلطی ہے۔ ان کی قوتیں الٰہی۔ ان کے وسائل غیر مختتم۔ ان کی ترقیاں لازوال اور ان کے تمام طریقے غیر مختتم ہوتے ہیں۔ اللہ کی حکمت اور ربوبیت ان کو تمام خلق اللہ میں سے چن لیتی ہے اور بحکم واللّٰہ یختص برحمتہ من یشاء" اپنی رحمتوں اور ربوبیتوں کے عجائب و خوارق ان کے لئے مخصوص کر دیتی ہے۔ پھر ان کے معاملات میں نہ تو کسی دوسرے کا ساجھا ہوتا ہے نہ کسی مدعی کی وہاں تک رسائی۔"

مولانا نے اپنے زمانے کے فاتح اور صاحبِ عزم مجدد کے نام کی تصریح تو نہیں کی لیکن مسلمانوں کو ملامت ضرور کی ہے کہ تمام نشان پورے ہو چکے اب کب تک انتظارِ غفلت میں پڑے رہو گے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"یہ تربصِ جہل و انتظارِ غفلت بھی تو عین اس پیشگوئی کا ظہور ہے کہ "لتتبعن سنن من کان قبلکم" اور "یاتی علیٰ امتی ما اتی علیٰ بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل" میری امت بھی وہ سب کچھ کرے گی جو یہودیوں نے کیا یہی تو پوری پوری یہودیت ہے کہ پیشگوئیوں پر پیشگوئیاں ظاہر اور پوری ہوتی جاتی تھیں مگر یہودیوں کا انتظار ختم ہی نہیں ہوتا تھا۔ کہتے تھے کہ ابھی وہ وقت کہاں آیا؟ حتیٰ کہ آج تک مسیح کے ظہور اور اسرائیل کی بادشاہت کا انتظار کر رہے ہیں۔ فطال علیھم الامد فقست قلوبھم وکثیرٌ منھم فاسقون" (تذکرہ ص۲۶۸)

اب صرف اس زمانے کے "فتح نصیب جرنیل" کی نشان دہی باقی رہ جاتی ہے سو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ فرماتے ہیں:-

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

غیر موصی اصحاب سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب

"تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارک دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردِہ کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا اس میں وہ نور نکلا جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کر دیا اور جس نے ہر امیر و غریب کو اور ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور الفتِ باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔"

(نظامِ نو صفحہ ۱۱۲)

وہ سعید روحیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر لبیک کہنے کے لئے بے تاب رہتی ہیں ان کو مژدہ ہو کہ حضور نے ان کو اسلام کا جھنڈا لہرانے کے لئے پکارا ہے وہ ایک جست لگا کر آگے آئیں اور اپنے اسمائے گرامی ان خوش نصیب مجاہدوں کی فہرست میں شامل کرائیں جن کو حضور کی طرف سے ہدیہ تبریک پیش کیا جا رہا ہے اسلام کی خدمت کے لئے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنے اموال اور املاک کا کم سے کم دسواں حصہ پیش کر دینا کوئی بڑی قربانی نہیں۔ ہم سے پہلوں نے تو اپنے اموال و املاک کے علاوہ اپنی جانوں اور اپنی اولادوں کو بھی قربان کر دیا تھا۔ نیکی کے کاموں میں تامل اور تذبذب مومن کے لئے مناسب نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد جو اسی مسئلہ وصیت کے متعلق ہے قابل غور ہے:

"بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے ھٰذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے

ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد چندہ تحریک جدید دینے والے مخلصین

(قسط نمبر ۱)

نمبر	نام	رقم
۱۔	مکرم ملک رشید احمد صاحب قیصر ریسٹورنٹ کراچی	۱۴۵۰ — ۰۰
۲۔	مکرم الحاج چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید	۲۶۰۰ — ۰۰
۳۔	″ ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب انصاری	۶۰۰۰ — ۰۰
۴۔	″ چوہدری شاہنواز صاحب شاہنواز لمیٹڈ	۱۴۴۰ — ۰۰
۵۔	″ چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز	۱۸۰۰ — ۰۰
۶۔	″ ملک عبد الرحیم صاحب پراچہ	۱۰۰۰ — ۰۰
۷۔	″ شیخ رحمت اللہ صاحب	۲۲۹۰ — ۰۰
۸۔	″ نذیر احمد صاحب ڈار	۱۰۳۰ — ۰۰
۹۔	″ شیخ کریم بخش صاحب اینڈ سنز کوئٹہ	۱۱۰۰ — ۰۰
۱۰۔	ایک مخلص دوست جو اپنا نام شائع نہیں کروانا چاہتے۔	۶۰۰۰ — ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تلاش گمشدہ لڑکا:۔ ایک بچہ عبد الشکور ولد مالی غلام رسول احمدی شریف آباد جماعت ہنم عمر ۸ سال رنگ گورا قد ۴ فٹ قوم بھٹی جسم پتلا عرصہ دس روز سے گھر سے کہیں چلا گیا ہے اسکے ماں باپ بہت بیتاب ہیں وہ جہاں کہیں ہو یا جس کو ملے گھر پہنچا دے یا مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے۔ (حاجی محمد ابراہیم خلیل ہیڈ ماسٹر بشیر آباد ضلع حیدر آباد)

ماہ رمضان المبارک میں

جماعت احمدیہ کھاریاں کی دینی مصروفیات

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی حسب سابق ماہ رمضان المبارک میں جماعت احمدیہ کھاریاں میں اجتماعی اور انفرادی عبادات کا انتظام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں مرد و زن اور بچے شامل ہوئے۔ مکرم چوہدری عبد المالک صاحب شاہد مربی سلسلہ، مسجد احمدیہ میں قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔ جو روزانہ بعد نماز فجر ایک گھنٹہ اور نماز ظہر سے لے کر عصر تک جاری رہتا ہے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہے۔ آلہ نشر الصوت بھی موجود ہے بعد نماز عشاء مکرم حافظ محمد یوسف صاحب نماز تراویح پڑھاتے ہیں مسجد احمدیہ میں ۴ مرد اور ۸ خواتین اعتکاف بیٹھی ہیں۔

معتکفین روزانہ اجتماعی طور پر افطاری سے پندرہ منٹ پہلے دعا کرتے ہیں۔

جماعت کے اکثر افراد نے رمضان المبارک میں اپنے چندہ ہائے تحریک جدید و وقف جدید سو فیصدی ادا کر چکے ہیں لجنہ اماء اللہ مقامی نے تعمیر مسجد ڈنمارک کے لئے اپنے وعدہ سے قریباً دوگنی رقم ادا کر دی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب سلسلہ سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ ہماری جماعت کی ترقی کے لئے دعا فرما دیں۔

خاکسار محمد شفیع سلیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ۔ کھاریاں

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے لئے

جماعتی انتخابات کی معیاد ۶۵/۴/۳۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ تمام پریذیڈنٹ و امراء صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ آئندہ سہ سالہ انتخابات ۶۵/۵/۱ تا ۶۸/۴/۳۰ قواعد کے مطابق کروا کر ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خدمت میں مورخہ ۶۵/۳/۱۵ تک ضرور بھیج دیویں یہ بہت ضروری ہے۔

۲۔ تحریک جدید سال ۳۰/۳۱ ختم ہو چکا ہے کئی جماعتوں نے بقایا جات صاف نہیں کئے جن کے ذمہ بقائے ہیں وہ بقائے جلد ادا کریں۔ (امیر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

اعلانات دار القضاء

(۱) مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم ابن حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب مرحوم اور ان کی ہمشیرہ محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ ساکنان ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے بھائی مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب مورخہ ۶۳/۸/۲۴ کو وفات پا گئے تھے۔ مرحوم بھائی کا کوئی وارث ہمارے سوا نہیں ہے۔ اس لئے مرحوم کی جو رقم بطور پراویڈنٹ فنڈ (مبلغ ۸۲/۴۲ ۴۶۳ روپے) صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے متعلقہ دفتر میں جمع ہے۔ اسی طرح مرحوم کی جو امانتی رقم صدر انجمن احمدیہ کے پاس (کھاتہ ۷۹/۴۴/۲۳۴) میں مبلغ ۱۱۲۰ روپے جمع ہے، نیز مرحوم کی دوسری منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کی تقسیم شریعت کے مطابق کر دی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(۲) مکرم غلام رسول صاحب صدیقی۔ صدیقی میڈیکل ہال ۵۴۔ قائد آباد کالونی بیرون سرآسیہ گیٹ پشاور نے درخواست دی ہے۔ کہ میرے والد صاحب غلام سرور صدیقی ماہ نومبر ۱۹۶۴ء میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نے مبلغ یکصد روپیہ بابت خرید اراضی بمد مرکز پاکستان "ب" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائے تھے۔ یہ رقم میرے نام منتقل کر دی جائے۔ تا میں مزید رقم داخل کرا کر کوئی پلاٹ خرید سکوں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ولادت

میرے بڑے لڑکے محمد الطاف خان شہزادہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلی لڑکی سے نوازا ہے میرے چھوٹے لڑکے محمد شفیع خان شہزادہ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود اور نومولودہ کو لمبی زندگی دے۔ اور جذبہ خدمتِ دین سے نوازے آمین

خاکسارہ اہلیہ مولوی محمد شہزادہ خان صاحب فاضل مرحوم احمد نگر

وصایا

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا سیکرٹری مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر سیکرٹری مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۴۶۴:- میں زبیدہ خاتون زوجہ محمد شمس الدین حیدر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۷ء ساکن کلکتہ ڈاک خانہ خاص ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۸/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک مکان واقع ۷-۰۰ تلجلا روڈ کلکتہ ۴۶ مالیتی بارہ ہزار روپیہ کی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنا مہر اپنے شوہر سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے اس مکان کے ایک حصہ کے مبلغ چالیس روپے ماہوار کرایہ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ ل ن انگوٹھا۔ دست راست زبیدہ خاتون۔ گواہ شد۔ خاوند موصیہ محمد شمس الدین ۷۔۰۰ تلجلا روڈ کلکتہ ۴۶۔

گواہ شد شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ زونل کلکتہ

نمبر ۱۳۴۷۹:- میں ایس آر عبدالرؤف ولد ایس کے عبدالرزاق صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ڈاک خانہ خاص ضلع شموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) ایک مکان جس کا رقبہ تقریباً گیارہ سو مربع فٹ ہے جس میں تین کمرے ہیں لشکر محلہ شموگہ میں واقع ہے اس کی قیمت

۳۲۰۰/- روپیہ ہے۔ (۲) میرا صابن بنانے کا کارخانہ ہے جس پر سرمایہ اندازاً ۸۰۰/- روپیہ لگا ہوا ہے (۳) ایک محمد دین ہے جس کی قیمت اندازاً ۲۵۰۰/- روپیہ ہے گویا میری کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ اس وقت ۶۵۰۰/- روپیہ کی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مجھے اس کاروبار سے اندازاً ۱۵۰/- روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ آئندہ بھی مجھے اپنے کاروبار سے جو بھی آمد ہوا کرے گی میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ زندگی بھر صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصہ آمد کے طور پر ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ سوائے اس کے کہ اس جائداد میں سے کسی کا حصہ جائداد میری زندگی میں ادا ہو چکا ہو۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد ایس آر عبدالرؤف موسی شموگہ ۱۰/۶/۶۴۔

گواہ شد سید مدار ولد سید کلیم اللہ صاحب آر ایم روڈ ہرڈس شموگہ میسور۔ گواہ شد۔ ایس کے اختر حسین ولد ایس خضر محمود صاحب ساکن شموگہ

نمبر ۱۳۴۸۰:- میں مہرالنساء زوجہ ایس کے اختر حسین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۰ء ساکن شموگہ ڈاک خانہ خاص ضلع شموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) ایک مکان واقع نیو تیرتھلی روڈ نزد نارمل سکول شموگہ جس کے دو بلاک ہیں یعنی اس مکان کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے اس میں تقریباً دس کمرے ہیں اس مکان کی قیمت اندازاً پندرہ ہزار روپیہ ہے (۲) زیور طلائی چوڑیاں آٹھ عدد وزنی اندازاً آٹھ تولہ گلوبند طلائی وزنی ۴ تولہ کھیر طلائی ۴ تولہ ہار طلائی ۴ تولہ کل زیور بیس تولہ اندازاً جس کی موجودہ بازاری قیمت ۲۰۰۰/- روپیہ ہے میں اپنی اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ [illegible] بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی سوائے اس کے کہ اس جائداد کا حصہ وصیت کلی یا جزوی میں اپنی زندگی میں ادا کر جاؤں اور ادا کردہ رقم کی جائداد اس میں سے کم کر دی جائے

میں اپنا حق مہر اپنے شوہر سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ مہرالنساء موصیہ ۱۰/۶/۶۴

گواہ شد۔ حکیم محمد الدین مبلغ سلسلہ احمدیہ شموگہ۔ ۱۰/۶/۶۴

گواہ شد۔ ایس کے اختر حسین گاندھی بازار۔ شموگہ۔ ۱۰/۶/۶۴۔

حصہ آمد کے بقایادار اصحاب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے جو موصی اصحاب بقایادار ہیں ان میں سے معقول تعداد ایسے اصحاب کی ہے جنہوں نے اپنے بقایوں کی ادائیگی کے لئے دفتر سے خط و کتابت کر کے ادائیگی بقایا کے لئے ماہوار اقساط مقرر کر رکھی ہیں اور مجلس کارپرداز نے ان کی پیش کردہ اقساط کو اس شرط پر منظور کیا ہوا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی ادا کرتے جائیں گے تاکہ بقایا نہ بڑھنے پائے بلکہ ہر ماہ کم ہوتا جائے بعض احباب مجلس کارپرداز کی ایسی منظوریوں سے پورے طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنے ذمہ کے بقایا کو کم سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں اس طرح جہاں ان کے اموال سے سلسلہ کو فائدہ پہنچ رہا ہے وہاں خود ان کے لئے بھی یہ بات خیر و برکت کا موجب ہو رہی ہے کہ وہ اپنے ایک بوجھ کو بتدریج ہلکا کر کے اپنی گذشتہ کوتاہیوں کی تلافی کر رہے ہیں۔

مگر ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی بھی ہے جو باوجود بقایوں کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کرانے کے اپنے عہد سے سبکدوش نہیں ہو رہے اور ایسے بھی ہیں جن کا بقایا پہلے سے بھی بڑھ گیا ہے وہ یا تو صرف بقایا ادا کر رہے ہیں اور ماہوار حصہ آمد کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور یا ماہوار حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں اور بقایوں میں مقرر کردہ اقساط باقاعدہ نہیں کر رہے نتیجہ ظاہر ہے کہ ان کے ذمہ بقایوں کی رقوم یا تو بدستور کھڑی ہیں یا ان میں اضافہ ہو رہا ہے اس کے علاوہ کچھ دوست ایسے بھی ہیں جو نہ بقایا ادا کر رہے ہیں اور نہ ماہوار حصہ آمد اگر ان کے جذبات کا لحاظ مدنظر نہ ہو اور ان کی تشہیر کا خوف نہ ہو تو دل چاہتا ہے کہ ایسے ہر سہ قسم اصحاب کی ماہوار فہرست شائع کر دی جایا کرے کیونکہ اول تو انھوں نے برضا و رغبت اپنی آمد کی وصیت کی اور پھر غفلت سے بقایادار بنے مزید براں اس بقایا کی ادائیگی کے لئے خود ہی ماہوار اقساط کی صورت پیش کر کے اسے پورا کرنے کی کوشش نہ کی۔ اور اس طرح دوہرے الزام کے نیچے آئے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا قانون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم کے ماتحت ہے اس کا بقایا کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایادار ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخی ہو جاتی ہے۔ اس لئے جو دوست بقایادار ہو کر معافی بقایا کی درخواستیں کرتے ہیں ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی درخواستیں قابل منظوری نہیں ہیں اور صدر انجمن احمدیہ اور حضرت خلیفۃ وقت ان کے ذمہ کے بقایا کو معاف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ان چندوں کے بقایادار نہیں ہیں جو انجمن نے یا خلیفۂ وقت نے مقرر کئے تھے بلکہ وہ اس چندہ کے بقایادار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا اور جس کی باقاعدہ ادائیگی کا عہد انھوں نے خود اللہ تعالیٰ سے وصیت لکھتے وقت کیا تھا

پس حصہ آمد کے بقایادار اصحاب کو بہت زیادہ ہوشیار اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے بقایوں کو صاف بے باق کرنے کی باقاعدگی کے ساتھ کوشش کرتے رہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں

نصرتِ الٰہی حاصل کرنے کے دو اہم ذرائع — صبر اور صلوٰۃ

صبر میں ہم جبری طور پر خدا تعالیٰ کی محبت کا ثبوت دیتے ہیں اور صلوٰۃ میں طوعی طور پر اس کا اظہار کرتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیتِ کریمہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ (البقرہ آیت ۱۵۴) کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرماتے ہوئے صبر اور صلوٰۃ کو اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل کرنے کے دو اہم ذرائع قرار دیا ہے اور ان کے بنیادی تقاضوں پر نہایت پُرمعارف انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں یہ عظیم الشان مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان کے لئے کسی تکلیف پر رونا یا اس کے دل میں درد کا احساس پیدا ہونا منع نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم کو کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور تم ان کو محسوس بھی کرو گے لیکن میں تمہیں اس درد کا علاج یہ بتاتا ہوں کہ صبر اور دعا کو کام میں لاؤ۔ یہ نہیں فرمایا کہ قطعی طور پر کسی تکلیف کو محسوس ہی نہ کرو۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک نواسہ فوت ہونے لگا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ بھی روتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرا دل سخت نہیں بنایا۔ غرض درد کا احساس منع نہیں۔ اسی لئے فرمایا کہ تکالیف تو ہوں گی اور تلوار تو چلے گی اور تمہاری گردنیں بھی کٹیں گی۔ لیکن ان پر صبر سے کام لینا اور استقلال سے اپنے کام میں لگے رہنا ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ تمہیں غم کا احساس نہیں ہونا چاہیئے یہ ایک طبعی جذبہ ہے جو روکا نہیں جا سکتا۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ ان قربانیوں میں استقلال سے حصہ لو اور اپنے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آنے دو۔ مگر پھر فرمایا کہ یہ تو دنیوی تدابیر ہیں تمہارا اصل کام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور دعاؤں سے اس کی مدد چاہو۔ جب تک تم خدا تعالیٰ پر کامل توکل نہیں کرو گے اور اس سے دعائیں کرنا اپنا معمول نہیں بناؤ گے اس وقت تک تمہیں فتح حاصل نہیں ہو گی۔ دیکھو ایک نادان اور کم عقل بچہ بھی جب اسے کوئی ڈراتا ہے تو فوراً اپنی ماں کے پاس بھاگ جاتا ہے اور ماں خواہ کتنی ہی کمزور ہو وہ اس کے پاس جا کر اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتا ہے، اسی طرح ایک مومن پر بھی جب کوئی دشمن حملہ کرتا ہے تو اس کی پناہ صرف خدا تعالیٰ کا ہی وجود ہوتا ہے۔ اسی لئے صلوٰۃ کا تعلق روحانی ہونے کے لحاظ سے خدا تعالیٰ سے ہے اور صبر کا تعلق جسمانی ہونے کے لحاظ سے انسانی تدابیر سے ہے صبر میں جبری طور پر خدا تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہوتا ہے اور صلوٰۃ میں عشقیہ طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے مشکلات اور مصائب ہم خود پیدا نہیں کرتے بلکہ دشمن مشکلات اور مصائب لاتا ہے اور ہم انہیں برداشت کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑتے لیکن نماز اور دعا طوعی عبادت ہے نماز ہمیں کوئی جبری نہیں پڑھاتا۔ بلکہ ہم خود پڑھتے ہیں۔ پس صبر میں ہم جبری طور پر خدا تعالیٰ کی محبت کا ثبوت دیتے ہیں، اور صلوٰۃ میں طوعی طور پر اس کا اظہار کرتے ہیں اور جب یہ دونوں چیزیں مل جاتی ہیں تو محبت کامل ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کا فیضان جاری ہو جاتا ہے۔

صبر کے جو معنے اوپر بیان کئے گئے ہیں ان کے لحاظ سے اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ (۱) اے مومنو! جب تم پر خدا تعالیٰ کی راہ میں مصائب اور مشکلات آئیں تو تم گھبرایا نہ کرو اور نہ ان پر شکوہ کا اظہار کیا کرو (۲) اے مومنو! یہ باتیں خدا تعالیٰ کے قرب میں روک ہیں تم ان سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہا کرو۔ (۳) اے مومنو! جب تم کو وہ احکام دیئے جائیں جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے تو تم ان پر عمل کرنے میں سستی نہ دکھایا کرو بلکہ استقلال سے ان پر عمل کیا کرو یہ تین باتیں روحانی مدارج کے حصول کے لئے ممد ہیں۔ تم ان باتوں کو مدنظر رکھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو جو کام تمہارے سامنے ہیں ان کے پورا کرنے میں تمہیں کامیابی ہو گی۔ اور تمہارا مقصد تمہیں حاصل ہو جائے گا

اسی طرح صلوٰۃ کے معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ (۱) اے مومنو! تم نماز کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرو (۲) اے مومنو! تم دعاؤں کے ذریعہ اس کی مدد حاصل کرو۔ (۳) اے مومنو! دین پر استقلال کے ساتھ قائم ہو جانے کے ذریعے سے اس کی مدد حاصل کرو (۴) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم اور شفقت کرکے اس کی مدد حاصل کرو۔ (۵) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کے حضور استغفار اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرکے اس کی مدد حاصل کرو (۶) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کے رسولؐ پر درود بھیج کر اس کی مدد حاصل کرو۔ گویا یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد کے حصول کے ذرائع ہیں۔"

(تفسیر سورہ بقرہ)

مسجد مبارک میں درسِ قرآن مجید کا دور مکمل ہونے پر اجتماعی دعا

ربوہ ۔ ۳ر فروری مطابق ۳۰ر رمضان المبارک ۔ نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے پورے قرآن مجید کا جو خصوصی درس ہو رہا تھا وہ ۲۹ر رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ مطابق ۲ر فروری ۱۹۶۵ء نماز عصر سے قبل مکمل ہو گیا۔ امسال علماء کرام میں سے اس درس میں علی الترتیب محترم مولانا ابو العطاء صاحب، محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری، محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، محترم مولوی ظہور حسین صاحب اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حصہ لیا۔

آخری حصہ کا درس محترم مولانا شمس صاحب نے دیا اور کل مورخہ ۲۹ر رمضان المبارک کو درس مکمل ہونے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں آپ ہی نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس خصوصی دعا میں نہ صرف اہل ربوہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے بلکہ قرب وجوار کے احمدی احباب نے بھی کثیر تعداد میں اس موقعہ پر ربوہ تشریف لا کر درس اور دعا میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ نہ صرف مسجد احباب سے پوری طرح بھری ہوئی تھی بلکہ مسجد سے ملحق قطعہ زمین بھی احباب سے پُر تھا۔

چار بجے سہ پہر درس مکمل ہوا۔ بعد ازاں نماز عصر باجماعت ادا کی گئی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد محترم مولانا شمس صاحب نے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی ازاں بعد آپ کی اقتداء میں ہزارہا احباب جماعت نے (جن میں مرد عورتیں اور بچے سب شامل تھے) اللہ تعالیٰ کے حضور دنیا میں غلبۂ اسلام، سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت خشوع وخضوع اور درد والحاح کے ساتھ دعائیں مانگیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہزارہا قلوب سے نکلی ہوئی یہ سب دعائیں قبول فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

درخواست دعا

مکرم سید محمد سلیمان صاحب کی چھوٹی بچی بعمر ۶ سال دس بارہ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے۔

جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

(ہدایت احمد۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴